هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

# بصیرت

حصہ اول

علامہ سید محمود احمد
رضوی مدیر رضوان کے تحریر
کردہ تفسیری فقہی مذہبی اخلاقی
اصلاحی مضامین کا ایمان افروز
باطل سوز مجموعہ

مکتبہ رضوان گنج بخش روڈ لاہور

Scanned by CamScanner

ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ اور میرے خیال میں مدعی تکلیفی بھی اس سے متفق ہوں گے۔

## علم ماکان وما یکون

ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ اتنا ضروریات دین سے ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض علوم غیبیہ پر مطلع فرمایا لیکن یہ بعض غیب جس پر حضور اقدس کو مطلع کیا گیا روز اول[1] سے یوم آخر تک تمام کائنات کو شامل ہے جیسا کہ عموم آیات و احادیث کا مفاد ہے یا اس میں کچھ تخصیص ہے تو بہت سے اہل ظاہر جانب خصوص گئے۔ کسی نے علوم خمس کو، کسی نے علم روح کو، کسی نے علم قیامت کو، کسی نے متشابہات کو خاص کیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت سے علماء و محدثین و مفسرین و ائمہ دین و اکثریت علماء ظاہر نے اس میں کوئی تخصیص نہیں کی اور آیات و احادیث کو ان کے عموم پر اسی طرح رکھا جس طرح ہم رکھتے ہیں اور حضور کے لیے علم ماکان وما یکون کا اسی تفصیل سے اثبات کیا جیسے ہم کرتے ہیں۔ جس سے یہ واضح ہو گیا کہ جس تفصیل سے ہم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں، یہ ہمارا قول مختار ہے اور نہ ضروریات دین سے ہے اور نہ ضروریات مذہب سے، بلکہ یہ باب فضائل سے ہے۔ اور جو لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد کی بنا پر اس تفصیل سے حضور کے لیے علم ماکان وما یکون کا اثبات نہیں کرتے، ہم ان کو کافر و گمراہ تو درکنار فاسق بھی نہیں کہتے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز نے خالص الاعتقاد صفحہ ۲۸ پر الدولۃ المکیہ میں اس کی صاف و صریح لفظوں میں تصریح فرمائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:-

---

[1] روز اول سے یوم آخر کا مطلب یہ ہے کہ ابتدائے دنیا سے لے کر دخول جنت و نار تک کا علم جس کو ماکان وما یکون سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جس کی تشریح ان لفظوں میں ہم کرتے ہیں کہ:-
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہو چکا ہے، جو ہو رہا ہے، جو ہوگا سب کا تفصیلی علم عطا فرمایا۔
قیامت کی قید بطور [illegible] ہے ورنہ دخول جنت و نار پر ختم ہوگی، ترتیب تک جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے اس وقت تک کے تمام علوم ہمارے دعوی میں داخل ہیں اور قیامت کے بعد کے معلومات چاہے [illegible]

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوقِنُونَ

# بصیرت

حصہ اول

علامہ سید محمود احمد رضوی مدیر رضوان کے تحریر کردہ تفسیری، فقہی، مذہبی، اخلاقی، اصلاحی مضامین کا ایمان افروز باطل سوز مجموعہ

مکتبہ رضوان گنج بخش روڈ لاہور



ہے اور اس کا منکر کافر ہے، اور میرے خیال میں مدیر تجلی بھی اس سے متفق ہوں گے۔

## علم مَا کَانَ وَمَا یَکُون

ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ اتنا ضروریاتِ دین سے ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض علومِ غیبیہ پر مطلع فرمایا لیکن یہ تفصیل کہ حضور اقدس کو مطلع کیا گیا یا روزِ اول[1] سے یومِ آخر تک تمام کائنات کو شامل ہے جیسا کہ عمومِ آیات و احادیث ہے یا اس میں کچھ تخصیص ہے تو جہت سے اہلِ ظاہر جانبِ خصوص گئے۔ کسی نے علومِ خمس کو، کسی نے علمِ روح کو [illegible] آیات کو کسی نے متشابہات کو خاص کیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت سے علماء و محدثین و مفسرین [illegible] علمائے ظاہر نے اس میں کوئی تخصیص نہیں کی اور آیات و احادیث کو ان کے عموم پر اسی طرح رکھا جس طرح ہم [illegible] حضور کے لیے علم ما کان و ما یکون کا اسی تفصیل سے اثبات کیا جیسے ہم کرتے ہیں جس سے یہ واضح ہو گیا ہو گا کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علمِ غیب ثابت کرتے ہیں، یہ ہمارا قول مختار ہے اور وہ فروعیات سے ہے، نہ ضروریاتِ دین سے ہے اور نہ ضروریاتِ مذہب سے، بلکہ اب تفاضل سے ہے۔ اور جو لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض دلائل کی بنا پر اس تفصیل سے حضور کے لیے علم ما کان و ما یکون کا اثبات نہیں کرتے، ہم ان کو کافر و گمراہ تو درکنار فاسق بھی نہیں کہتے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز نے خالص الاعتقاد صفحہ ۳ پر الدولۃ المکیہ میں اس کی صراحت صریح لفظوں میں [illegible] فرمائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

---

[1] روزِ اول سے یومِ آخر کا مطلب ہے کہ ابتدائے دنیا سے لے کر دخولِ جنت و نار تک جو علم ہیں ان کو ماکان و مایکون سے تعبیر کیا جاتا ہے اور [illegible] لفظوں میں ہم کرتے ہیں کہ [illegible]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک [illegible] ہو چکا ہے۔

[illegible] سب کا تفصیلی علم عطا فرمایا۔

[illegible]

[illegible]

https://t.me/taqviyatuleemaan 9639940768

Scanned by CamScanner

.

By - Saife Raza Sunni

.

=======================

۱۵۴

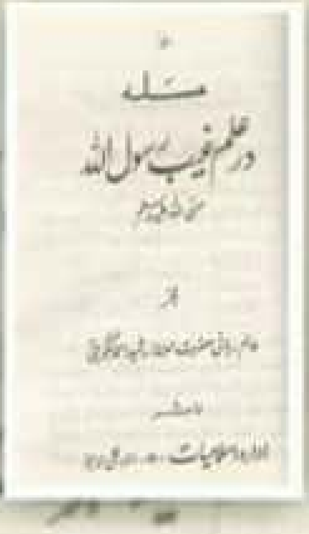


فعیہ مالکیہ حنبلیہ ہر چہار مذاہب کے علماء و مجتہدین میں
ف نہیں ہے اور نہ مسئلہ اعتقادیہ ان چاروں میں مختلف
کتا ہے اس لئے کہ یہ باہمی اختلافات مذہب اربعہ کے
فروع عملیہ میں ہیں نہ اصول اعتقادیہ میں پس اس میں ہر چہار آئمہ مذاہب
— و جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں۔ اور
اس مدعے کے اثبات پر ہزاروں احادیث و آیات شاہد ہیں جن میں
تصریح یا ولایت اس امر کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا کوئی اور

یا رسول کبریا فریاد ہے
یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے
مدد کر بہر خدا حضرت محمد مصطفےٰ
میری تم سے ہر گھڑی فریاد ہے

کیسے ہیں۔

(جواب) ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور خلوت میں بایں خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع فرمادیوے یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہیں۔ اور بعقیدۂ عالم الغیب اور فریادرس ہونے کے شرک ہیں اور مجامع میں منع ہیں کہ عوام کے عقیدہ کو فاسد کرتے ہیں لہذا مکروہ ہوویں گے واللہ

आ

Scanned by CamScanner

رضا خانی مناظر عمر اچھروی لکھتا ہے کہ ہمبستری کے وقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے ہیں

نعوذ باللہ

مقیاس حنفیت ص 291

مقیاس حنفیت

حضور صلے اللہ علیہ وسلم زوجین کے جنبی ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں

Scanned by CamScanner

تینوں میں غلط فہمی ایک ف۱ تو یہی سماع موتیٰ کہ وہ سماع عرفی کا جسموں کے واسطے انکار فرماتی ہیں اور اس کو غلط فہمی سے ارواح کے سماع حقیقی پر محمول کیا جاتا ہے۔

دوسرے ف۲ معراج جسدی کے بارہ میں انکار مشہور ہے کہ ام المومنین فرماتی ہیں ما فقدت جسد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسد اقدس میرے پاس سے کہیں نہ گیا حالانکہ آپ معراج منامی کے بارہ میں فرمارہی ہیں جو مدینہ منورہ میں ہوئی اور وہ معراج تو مکہ معظمہ میں ہوئی اسوقت ام المومنین خدمت اقدس میں حاضر بھی نہ ہوئی تھیں بلکہ نکاح سے بھی مشرف نہ ہوئی تھیں اُسے اُس پر محمول کرنا سراسر غلط فہمی۔

تیسرے ف۳ علم ما فی الغد کے بارہ میں ام المومنین کا قول ہے کہ جو یہ کہے کہ حضور کو علم ما فی الغد تھا وہ جھوٹا ہے۔ اس سے مطلق علم کا انکار نکالنا محض جہالت ہے علم جب کہ مطلق بولا جائے۔ خصوصاً جب کہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے اس کی تصریح حاشیہ کشاف پر میر سید شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کردی ہے اور یہ یقیناً حق ہے کہ کوئی شخص کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی مانے یقیناً کافر ہے۔

عرض۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ میں عند کس سے ظرف ہے۔

ارشاد۔ راٰہ کی ضمیر فاعل سے اور جن لوگوں نے اس سے مراد رویت

---

ف: سماع موتیٰ میں حضرت عائشہ کس سماع کا انکار فرماتی ہیں۔

ف: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس معراج سے انکار فرماتی ہیں۔

ف: علم ما فی الغد کے بارے میں حضرت عائشہ کس علم کا انکار فرماتی ہیں۔

Scanned by CamScanner